فاتحِ جہاں: تاریخ کا عسکری عبقری، خالد بن ولیدؓ

کالم نگار: محمد طیب رؤف

> "تم مجھے ایک ایسے بستر پر پاتے ہو جہاں لوگ مرتے ہیں، لیکن میری آنکھیں گواہ ہیں کہ میں نے میدانِ جنگ میں کبھی شکست کا ذائقہ نہیں چکھا اور میرے جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں جہاں تلوار، تیر یا برچھے کا زخم نہ ہو۔"
>
> **— حضرت خالد بن ولیدؓ (زندگی کے آخری ایام میں)**

تاریخِ انسانی نے لاکھوں سپہ سالار، جنگجو اور فاتحین پیدا کیے۔ سکندرِ اعظم سے لے کر نپولین تک، کئی نام ایسے ہیں جنہوں نے دنیا کے نقشے بدلے۔ لیکن جب ہم فوجی تاریخ، بے مثال جنگی حکمتِ عملی اور مسلسل ناقابلِ شکست رہنے کے ریکارڈ کا مطالعہ کرتے ہیں، تو پوری تاریخِ انسانی کے ماتھے پر ایک ہی نام سب سے زیادہ چمکتا ہوا نظر آتا ہے—**خالد بن ولیدؓ** وہ جرنیل جسے تاریخ انسانی کی سب سے بڑی فوجی عبقریت (Military Genius) مانا جاتا ہے، اور جنہیں خود کائنات کے سب سے سچے انسان، نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے **"سیف اللہ" (اللہ کی تلوار)** کا لقب دیا۔

۱. عسکری پس منظر اور ابتدائی دور

حضرت خالد بن ولیدؓ مکہ کے معزز اور جنگجو قبیلے بنو مخزوم سے تعلق رکھتے تھے، جو قریش میں جنگی امور کا ذمہ دار تھا۔ بچپن ہی سے انہوں نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، شمشیر زنی اور مروجہ جنگی چالوں میں وہ مہارت حاصل کر لی تھی جو ان کے ہم عصروں میں کسی کو حاصل نہ تھی۔ وہ صرف ایک جنگجو نہیں تھے، بلکہ میدانِ جنگ کے شطرنج کو پڑھنے والے ایک زبردست مائنڈ گیمر تھے۔

قبولِ اسلام سے قبل، غزوہ احد میں قریش کی شکست کو فتح میں بدلنا ان کی اسی غیر معمولی عسکری سوچ کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے مسلم فوج کے عقب (پیچھے) سے اچانک ایسا وار کیا جس کی توقع کسی کو نہیں تھی۔ یہ ان کی جنگی دور اندیشی کا پہلا بڑا مظاہرہ تھا۔

۲. اسلام کا سفیر اور "سیف اللہ" کا خطاب

جب سنہ ۷ ہجری میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا، تو یہ صرف ایک فرد کا اسلام لانا نہیں تھا، بلکہ یہ اسلامی سلطنت کی عسکری قوت میں ایک ناقابلِ تسخیر طاقت کا اضافہ تھا۔

ان کی حقیقی عسکری قیادت کا پہلا عظیم الشان مظاہر**غزوہ موتہ**(صوبہ اردن) میں ہوا۔ جہاں صرف ۳ ہزار مسلمانوں کا مقابلہ رومن سلطنت کے ۱ سے ۲ لاکھ کے ٹڈی دل لشکر سے تھا۔ جب یکے بعد دیگرے تینوں مسلم سپہ سالار شہید ہو گئے، تو نازک ترین وقت میں کمان حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں آئی۔

موتہ کی نفسیاتی جنگ (Psychological Warfare):
خالد بن ولیدؓ نے یہاں دنیا کی تاریخ کا سب سے انوکھا دفاعی عقب نشینی (Tactical Retreat) کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے راتوں رات اپنی فوج کی ترتیب بدل دی۔ دائیں بازو کو بائیں طرف اور آگے والوں کو پیچھے منتقل کر دیا۔ صبح جب رومیوں نے نئے چہرے دیکھے، تو انہوں نے سمجھا کہ مدینہ سے مسلمانوں کی نئی امداد پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے فوج کے پیچھے گرد و غبار اڑانے کے لیے دستے مقرر کیے تاکہ رومیوں پر نفسیاتی رعب طاری ہو۔ اس سحر انگیز حکمتِ عملی کے تحت وہ رومی فوج کو مرعوب کرتے ہوئے مسلم فوج کو بحفاظت واپس نکال لائے۔
اسی موقع پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا تھا:"پھر جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے سنبھالا، یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی"۔

۳. خلافتِ راشدہ کا عہدِ زریں: دو عظیم سلطنتوں کا خاتمہ

عہدِ صدیقی اور عہدِ فاروقی میں حضرت خالد بن ولیدؓ اسلامی فوج کے چیف کمانڈر بنے۔ یہ وہ دور تھا جب ایک طرف ساسانی (ایرانی) سلطنت تھی اور دوسری طرف بازنطینی (رومی) سلطنت۔ خالد بن ولیدؓ نے ان دونوں سپر پاورز کو بیک وقت گھٹنوں پر لا کھڑا کیا۔

الف) معرکہ ولاجہ اور 'ڈبل اینولپمنٹ' (Double Envelopment):
ایران کے خلاف ولاجہ کی جنگ میں انہوں نے وہ کارنامہ انجام دیا جو آج بھی دنیا کی بڑی ملٹری اکیڈمیز (جیسے West Point) میں پڑھایا جاتا ہے۔ انہوں نے دشمن کو تینوں طرف سے گھیرنے کے بعد اپنے ریزرو دستوں کے ذریعے پیچھے سے بھی بند کر دیا، جسے عسکری زبان میں کہا جاتا ہے۔ "Double Envelopment"

ب) معرکہ یرموک: رومی سلطنت کا زوال:
جنگِ یرموک تاریخِ عالم کی سب سے فیصلہ کن جنگوں میں شمار ہوتی ہے۔ رومیوں کے پونے دو لاکھ کے لشکر کے سامنے صرف ۴۰ ہزار مسلمان تھے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنی فوج کو چھوٹے

چھوٹے متحرک دستوں (Mobile Guards) میں تقسیم کیا جو بجلی کی سرعت سے حرکت کر سکتے تھے۔ رومیوں کی عددی برتری کو ان کی تیز رفتاری اور فولادی عزم نے خاک میں ملا دیا۔ اس فتح نے شام اور بیت المقدس کی فتح کے دروازے کھول دیے۔

۴. جنگی حکمتِ عملی کے بانی (Tactical Innovations)

بقول کالم نگار، خالد بن ولیدؓ کی کامیابیوں کا راز صرف ان کی شجاعت نہیں، بلکہ ان کی جدید عسکری سوچ تھی:

حکمتِ عملی	تفصیل
تیز رفتاری (Mobility)	وہ صحرا کو ایک راستے کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ جہاں دشمن سوچ بھی نہیں سکتا تھا، وہاں سے وہ اپنی فوج گزار لاتے تھے۔
جاسوسی کا نظام (Intelligence)	جنگ سے پہلے دشمن کی جغرافیائی پوزیشن، نفسیات اور کمزوریوں کا تفصیلی مطالعہ کرتے تھے۔
موبائل گارڈز (Mobile Guard)	تاریخ میں پہلی بار انہوں نے ایک ایسی تیز رفتار کیولری (سوار دستہ) بنائی جو میدانِ جنگ میں جہاں دباؤ بڑھتا، وہاں سیکنڈوں میں پہنچ کر صورتحال بدل دیتی۔

۵. معزولی اور بستر پر موت: ایک مومن کا کمال

جب حضرت عمر فاروقؓ نے مصلحتِ عامہ اور امت کے عقیدے کے تحفظ کے لیے (کہ لوگ فتح کو خالد بن ولید کی ذات سے نہ جوڑ دیں بلکہ اللہ کی مدد سمجھیں) انہیں سپہ سالاری کے عہدے سے معزول کیا، تو اس عظیم جرنیل نے تاریخ کا سب سے بڑا سبق دیا۔ انہوں نے بغیر کسی احتجاج کے ایک عام سپاہی کی حیثیت سے لڑنا منظور کر لیا۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ خالدؓ عہدے کے لیے نہیں، بلکہ اللہ کی رضا کے لیے لڑتے تھے۔

زندگی بھر ۱۰۰ سے زائد جنگوں میں ناقابلِ شکست رہنے والا یہ جرنیل ۲۱ ہجری (۶۴۲ ء) میں حمص (شام) میں اپنے بستر پر وفات پا گیا۔ ان کی وفات پر ان کے پاس صرف ان کا گھوڑا اور ان کی تلوار تھی، جو انہوں نے جہاد کے لیے وقف کر دی۔

حاصلِ کلام (Conclusion)

خالد بن ولیدؓ صرف ایک فاتح کا نام نہیں ہے، وہ عزم، استقلال، غیر معمولی ذہانت اور بے لوث اطاعت کی ایک ایسی روشن مثال ہیں جس کی نظیر تاریخِ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وہ دنیا کے واحد جرنیل ہیں جن کے سامنے وقت کی دو سب سے بڑی سپر پاورز نے گھٹنے ٹیکے، اور انہوں نے کبھی کسی میدان میں شکست کا منہ نہیں دیکھا۔ کالم نگار محمد طیب کے الفاظ میں، خالد بن ولیدؓ تاریخ کا وہ درخشندہ ستارہ ہیں جن کی عسکری چالیں آج کے جدید دور کے جرنیل بھی سیکھنے پر مجبور ہیں۔